سوال

(7)نذر کا پورا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص ایسی نذر مان لیتا ہے جس کو پورا کرنے کی اس میں ہمت وطاقت نہیں ہوتی۔ کیا وہ ضرور ایسی نذر پوری کرے گا؟ شرعی لحاظ سے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی آدمی ایسی نذر مان بیٹھے جس کی استطاعت اسے نہ ہو اور وہ اسے پورا نہ کر سکتا ہو تو اس کے لیے ایسی نذر پورا کرنا جائز نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

'ان النبی صَلَّى اللَّہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُہَادَى بَيْنَ ابْنَيْہِ فَقَالَ مَا بَالُ ہَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللَّہَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ تَعْذِيبِ ہَذَا نَفْسَہُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَہُ أَنْ يَرْكَبَ"

بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لے کر چل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا ہے انہوں نے کہا اس نے نذر مانی ہے کہ وہ پیدل چل کر جائے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے اپنے نفس کو عذاب دینے سے بے پرواہ ہے۔ آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔

(صحیح البخاری (1865)(6801) صحیح مسلم 9/1642) مسند احمد 3/114'118 ابوداؤد (3301) ترمذی (1537) نسائی (3853) المنتقی ابن الجارود (939) بیہقی (10/68) اور سنن النسائی (3852) میں یہ الفاظ ہیں

"نذران یمشی الی بیت اللہ"

اس آدمی نے بیت اللہ کی طرف پیدل چل کر جانے کی نذر مانی تھی۔

سنن ابی داؤد (3322) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

(من نذر نذرا لم یسمہ فکفارتہ کفارة یمین، ومن نذر نذرا لم یطقہ فکفارتہ کفارة یمین)

جس نے ایسی نذر مانی اس کا نام نہ لیا اس کا کفارہ بھی قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی نذر مانی جس کو پورا کرنے کی اسے طاقت نہ ہو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اسی طرح نبی صلی

اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت کو کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا جس نے پیدل چلنے کی نذر مانی اور وہ اس کی طاقت نہیں رکھتی تھی۔

(الفتح الربانی 14/188(64) ابوداؤد(3296) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما بسند صحیح)

ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ جو مرد یا عورت ایسی نذر مان لے جس کو پورا کرنے کی اس میں ہمت نہ ہو تو وہ قسم کا کفارہ ادا کر دے اور ایسی نذر اس کے لیے پورا کرنا جائز نہیں۔ اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی اپنے گھر والوں کو جو درمیانے درجہ کا کھانا کھلاتا ہے اس طرح کا کھانا دس مساکین کو کھلا دے یا ان کو کپڑا دے یا ایک غلام آزاد کر دے اور جس کو اس کی طاقت نہ ہو وہ تین دن کے روزے رکھ لے۔ (مائدہ: 89)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد3۔کتاب العقائد والتاریخ- صفحہ60

محدث فتویٰ